السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کو دسویں ذوالحجہ کو طواف کرنے کے بعد اگر حیض آجائے تو وہ کیا کرے، کیا وہ طواف وداع کے لیے اپنے پاک ہونے کا انتظار کرے یا طواف کے بغیر ہی واپس اپنے وطن آجائے، قرآن وحدیث کے مطابق ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

طواف وداع کا مطلب یہ ہے کہ حج کرنے والا اپنے آخری لمحات بھی بیت اللہ کے پاس بصورت طواف گزارے لیکن جس عورت کو حیض آجائے اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں ہے، وہ طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے اپنے وطن واپس آجائے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنے وطن لوٹنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنا آخری وقت بیت اللہ کے پاس (بصورت طواف) گزاریں البتہ حائضہ عورت سے طواف وداع کے متعلق تخفیف کی جاتی تھی۔'' [1]

لیکن اس رخصت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ دسویں ذوالحجہ کو طواف افاضہ کر چکی ہو، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو مکہ مکرمہ سے نکلنے سے پہلے طواف وداع کے متعلق رخصت دی تھی، بشرطیکہ وہ افاضہ کر چکی ہو۔ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہوگئیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو ہمیں روک رکھے گی۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جب طواف افاضہ کر لیا تھا تب اسے حیض آیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو وہ مکہ سے روانہ ہو اور ہمارے ساتھ چلے۔'' [3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے موقف یہ تھا کہ حائضہ عورت مکہ میں ٹھہرے اور جب پاک ہو جائے تو طواف وداع کر کے وطن واپس آئے، پھر انہوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو طواف وداع کے متعلق رخصت دی ہے۔ [4]

بہر حال حائضہ عورت کو طواف وداع کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو طواف وداع کیے بغیر وہ اپنے گھر واپس آسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الحج: ۱۷۵۵۔

[2] صحیح بخاری، الحج: ۱۷۵۵۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۳۷۰، ج ۱۔

[4] صحیح بخاری، الحج: ۱۷۶۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 213

محدث فتویٰ